فون نمبر ۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم :- اتوار

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۳ محرم ۱۳۹۰ھ - ۲۲ امان ۱۳۴۹ہش - ۲۲ مارچ ۱۹۷۰ء | نمبر ۶۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدائے تعالیٰ نے دُعا میں جوش دلانے کیلئے دُو محرک بیان فرمائے ہیں

ایک اپنی عظمت اور رحمتِ شاملہ دوسرے بندوں کی عاجزی، درماندگی اور مسکینی

"پھر بندہ کو تذلّل کی تعلیم دی اور فرمایا اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ اے مبدء تمام فیوض ہم تیری ہی پرستش کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں یعنی ہم عاجز ہیں آپ سے کچھ بھی نہیں کر سکتے جب تک تیری توفیق اور تائید شاملِ حال نہ ہو۔ پس خدائے تعالیٰ نے دعا میں جوش دلانے کے لئے دُو محرک بیان فرمائے۔ ایک اپنی عظمت اور رحمتِ شاملہ۔ دوسرے بندوں کا عاجز اور ذلیل ہونا۔ اب جاننا چاہیئے کہ یہی دُو محرک ہیں جن کا دعا کے وقت خیال میں لانا دعا کرنیوالوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔ جو لوگ دعا کی کیفیت سے کسی قدر چاشنی حاصل رکھتے ہیں انہیں خوب معلوم ہے کہ بغیر پیش ہونے ان دونوں محرکوں کے دعا ہو ہی نہیں سکتی اور بجز ان کے آتش شوق الٰہی دعا میں اپنے شعلوں کو بلند نہیں کرتے۔ یہ بات نہایت ظاہر ہے کہ جو شخص خدا کی عظمت اور رحمت اور قدرتِ کاملہ کو یاد نہیں رکھتا وہ کسی طرح سے خدا کی طرف رجوع نہیں کر سکتا۔ اور جو شخص اپنی عاجزی اور درماندگی اور مسکینی کا اقراری نہیں اُس کی رُوح اس مولیٰ کریم کی طرف ہرگز جُھک نہیں سکتی۔ غرض یہ ایسی صداقت ہے جس کے سمجھنے کے لئے کوئی عمیق فلسفہ درکار نہیں بلکہ جب خدا کی عظمت اور اپنی ذلّت اور عاجزی متحقق طور پر دل میں منتقش ہو تو وہ حالتِ خاصہ خود انسان کو سمجھا دیتی ہے کہ خاص دعا کرنے کا وہی ذریعہ ہے۔ سچے پرستار خوب سمجھتے ہیں کہ حقیقت میں انہی دُو چیزوں کا تصوّر دعا کے لئے ضروری ہے۔ یعنی اوّل اس بات کا تصوّر کہ خدائے تعالیٰ ہر ایک قسم کی ربوبیت اور پرورش اور رحمت اور بدلہ دینے پر قادر ہے اور اسکی یہ صفاتِ کاملہ ہمیشہ اپنے کام میں لگی ہوئی ہیں۔ دوسرے اس بات کا تصوّر کہ انسان بغیر توفیق اور تائیدِ الٰہی کے کسی چیز کو حاصل نہیں کر سکتا اور بلاشبہ یہ دونوں تصوّر ایسے ہیں کہ جب دعا کرنے کے وقت دل میں جم جاتے ہیں تو یکایک انسان کی حالت کو ایسا تبدیل کر دیتے ہیں کہ ایک متکبّر اُن سے متاثر ہو کر روتا ہوا زمین پر گر پڑتا ہے اور ایک گردن کش سخت دل کے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ یہی کل ہے جس سے ایک غافل مُردہ میں جان پڑ جاتی ہے۔ انہی دُو باتوں کے تصوّر سے ہر ایک دل دعا کرنے کی طرف کھینچا جاتا ہے"۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۴۹ حاشیہ ۱۱)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۲۱ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گذشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ حضور ایدہ اللہ کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، ثم الحمد للہ۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۲۱ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام نیز انسانیت پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بے پایاں احسانات پر بہت روح پرور انداز میں روشنی ڈالی۔ حضور نے احبابِ جماعت پر واضح فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام اور انسانیت پر آپ کے بے پایاں احسانات کا احمدی ہونے کی حیثیت میں ہمیں جو عرفان حاصل ہے اسکے پیشِ نظر ہم ہی اس امر کے سزاوار ہیں کہ ہم "خاتم الانبیاء زندہ باد" اور "انسانیت زندہ باد" کے محض بازنہیں بلکہ عارفانہ نعرے لگائیں اور ان نعروں میں بیان کردہ صداقت پر علیٰ وجہ البصیرت قائم ہوتے ہوئے والہانہ انداز میں اس شان سے یہ نعرے لگائیں کہ یہ ساتویں آسمان تک پہنچیں اور عرش الٰہی سے جا ٹکرائیں۔

حضور کا یہ پُر معارف اور بصیرت افروز خطبہ پچاس منٹ سے بھی کچھ زیادہ وقت تک جاری رہا۔

● ربوہ ۱۹ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹ امان (مارچ) کو بعد نماز عصر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تشریف لے جا کر ازراہِ شفقت جماعت دہم کی الوداعی تقریب میں شرکت فرمائی اور طلباء جماعت دہم کو جو عنقریب منعقد ہونیوالے امتحانِ میٹرک میں شریک ہو رہے ہیں دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔

اس موقعہ پر محترم ملک حبیب الرحمن صاحب ہیڈ ماسٹر نے طلبائے سکول اور ممبرانِ اسٹاف کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں ایڈریس پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جس میں حضور کی تشریف آوری پر اھلاً وّ سھلاً وّ مرحبًا کہتے اور سکول پر حضور کی بے انداز شفقت اور احسانات کا تذکرہ کرتے ہوئے حضور سے امتحان میں طلباء جماعت دہم کی نمایاں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست کی۔ حضور نے اس موقع پر طلباء سے خطاب فرماتے ہوئے انہیں بیش قیمت نصائح سے سرفراز فرمایا اور پھر اجتماعی دعا کرا کے طلباء جماعت دہم کو دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔ بعد ازاں حضور نے دعوتِ چائے میں شرکت فرمائی جس میں طلباء جماعت نہم و دہم، ممبرانِ اسٹاف اور دیگر مہمان بھی شریک ہوئے۔ (مفصل خبر آئندہ)

عشرہ اطفال الاحمدیہ

یکم اپریل سے ۱۰ اپریل ۱۹۷۰ء تک اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے عشرہ اطفال منایا جا رہا ہے۔ اس عشرہ کا مقصد یہ ہے کہ شعبہ اطفال کی طرف خصوصی توجہ دی جائے اور اگر کوئی کمی رہ گئی ہے تو اس عشرہ میں اس کی تلافی کی جائے۔ نیز حفظ سترہ آیات اور اطفال کے امتحانات کی تیاری پر خاص زور دیا جائے۔ تمام مجالس اس عشرہ کا اہتمام کریں۔ تفصیلی ہدایات عنقریب بھجوا دی جائیں گی۔ والدین سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ امان ۱۳۴۹ ہش

[redacted]

اسلام کس طرح غالب آسکتا ہے

(۵)

بڑی اقوام کو اللہ تعالےٰ نے جو سائنسی اور ذہنی قوتیں عطا کی ہیں تو یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی مرضی سے ایسا ہوا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ایسی قوتوں کو خود یا اسلامی ملکوں سے مٹانا چاہے تو اس کو کون روک سکتا ہے۔ تاہم آج مسلمانوں کے پاس سوا ایمان باللہ کے اور کوئی دنیوی طاقت نہیں ہے۔ اس سے واضح ہے کہ وہ دنیا کو اسلام کی اصولی قوتوں سے شکست دینا چاہتا ہے۔ وہ دنیا پر واضح کرنا چاہتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے اصول انسان کے بنائے ہوئے اصولوں سے زیادہ طاقتور ہیں خواہ آخرالذکر کی پشت پر مادی قوتوں کا کتنا ہی ذخیرہ کیوں نہ ہو وہ اسلامی اصولوں سے آخر شکست کھائیں گے کیونکہ محض مادی ترقی حقیقی انسانیت کے ارتقاء کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور انسان باوجود اس ترقی کے حقیقی انسان نہیں بن سکتا جب تک اخلاقی اور روحانی قوتوں کو کمال حاصل نہ ہو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف میں جابجا اس امر کی توضیح فرمائی ہے کہ آج دنیا میں صرف اسلام ہی ایک دین ہے جو زندہ کہلا سکتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام میں ہر زمانہ میں ایسے خدارسیدہ لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں جو ہر زمانہ میں اپنے زمانہ کی ضروریات کے مطابق اسلام کو اپنے اعمال میں نمایاں کرتے رہے ہیں۔

جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے خود قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ خود اس کا محافظ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی سنت کے مطابق ایسے عباداللہ مبعوث کرتا رہے گا جو دین کی تجدید کریں گے اور جس کا اعادہ حدیث مجددین میں بھی بالوضاحت موجود ہے۔

سو چونکہ آج صرف اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جس کی کتاب غیرمحرف شدہ اصلی حالت میں موجود ہے۔ دوسرے لفظوں میں زندہ کتاب ہے جس کو غیروں نے بھی تسلیم کیا ہے۔ اور چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُسوہ حسنہ بھی صالحین کے وجود میں ہر وقت دنیا کے سامنے موجود رہا ہے اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت ہی تاقیامت زندہ نبوت ہے اور اس طرح اسلام کا خدا زندہ خدا۔ اسلام کی کتاب زندہ کتاب اور اسلام کا رسول زندہ رسول ہے۔ پس اس لئے آج اگر کوئی دین ہے تو وہ اسلام ہی ہے۔ اور دنیا میں تجدید دین کے معنی تجدیدِ اسلام ہی ہو سکتے ہیں۔

الغرض نہ صرف اپنوں بلکہ غیروں نے بھی تسلیم کیا ہے کہ آج کی دُنیا صرف اسلام ہی کو قبول کر سکتی ہے ٭

گھر بیٹھے دُنیا کی سَیر

احمدی مجاہدین اکنافِ عالم میں دن رات اسلام پھیلا رہے ہیں۔ آپ الفضل کے ذریعہ بآسانی ان کی تبلیغی سرگرمیوں سے باخبر ہو سکتے ہیں۔ آج ہی الفضل کا روزانہ پرچہ جاری کروا کر گھر بیٹھے دُنیا کی سَیر کا سامان کیجیئے ٭

(مینجر الفضل ربوہ)

حدیث الرسول صلے اللہ علیہ وسلم

انفاق فی سبیل اللہ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ یَوْمٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْہِ اِلَّا مَلَکَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُھُمَا: "اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَیَقُوْلُ الْاٰخَرُ: اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب قول اللہ فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنیٰ الخ صـ۱۹۴)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صبح دو فرشتے اُترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقشِ قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ! روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاک اور اس کا مال و متاع برباد کر ٭

قُم باذن اللہ گفت و زندہ کرد

یافتم جاں از مسیحائے زماں
مُردہ بودم داد جانِ جاوداں
قُم باذن اللہ گفت و زندہ کرد
زندہ و دانندہ و رخشندہ کرد
بے زباں بودم مرا آواز داد
نغمہ ہائے نو بہ نو را ساز داد
در دلِ من منجمد بُد خونِ من
از دمِ او مضطرب شُد خونِ من
کور بودم دیدۂ من کرد وا
دیدہ ام صد جلوۂ ارض و سما
خاک بودم خاک را اکسیر کرد
بے ضیا بودم مرا تنویر کرد

جماعت ہائے احمدیہ غانا کا ۴۵ واں جلسہ سالانہ

-- چھ ہزار سے زائد افریقن احمدی احباب کا عظیم الشان اجتماع
-- حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ، وکیل التبشیر صاحب اور وزیر اعظم غانا کے خاص پیغامات
-- وزراء حکومت اور سفارتی نمائندوں کی شرکت۔ -- علمی اور دینی تقاریر
-- مالی قربانی کا قابلِ رشک مظاہرہ

مرتبہ۔ شاہد احمد قریشی

آنریبل وزیر اعظم حکومتِ غانا کا پیغام

امیر و مشنری انچارج الحاج مولوی عطاء اللہ کلیم صاحب نے جلسہ کے انعقاد سے قبل وزیر اعظم آنریبل ڈاکٹر بوذیا سے درخواست کی تھی کہ ہماری ۴۵ ویں کانفرنس کا افتتاح فرمائیں بوجہ شدید مصروفیت کے آنریبل وزیر اعظم خود تو تشریف نہ لاسکے۔ مگر اپنا پیغام ایک وزیر کے ذریعہ بھیجا دیا۔ چنانچہ یہ پیغام اجلاس دوم میں صدر جلسہ نے خود پڑھ کر حاضرین کو سنایا۔ اس پیغام کا ترجمہ حسب ذیل ہے:

"میں اس امر پر انتہائی متاسف ہوں کہ آپ کے ساتھ شریک ہونے کے لئے حاضر نہ ہوسکا۔

ایک مذہبی جماعت کے افراد ہونے کی حیثیت سے خدا پر ایمان ہونے اور آزمانے کے نتیجہ میں آپ اس ملک کی حیاتِ روحانیہ کے لئے بہت کچھ کرسکتے ہیں۔ اپنے ملک کی حقیقی ترقی کے لئے ہمیں نہ صرف مادی وسائل و ذرائع کی ضرورت ہے بلکہ روحانی ذرائع و وسائل کی بھی۔ — خدمت و وقف کے جذبات کی، عاشقانہ جذبات کی، اور ایسے جذبات کی جو خدا سے تائید یافتہ ہوکر قومی زندگی میں ایمانداری، اخوت اور ہم آہنگی کی روح پھونک دیں۔

خدا کرے کہ آپ کا جلسہ اور آپ کی دعائیں معنوں ہمارے ملک کی حیاتِ روحانیہ کو قوت و توانائی بخشنے کا موجب ہوں۔

خدا آپ کے ساتھ ہو۔"

صدرِ جلسہ کی تقریر

آنریبل جے۔ کے۔ آدوم وزیر برائے پارلیمانی امور اجلاس کی صدارت فرما رہے تھے آنریبل وزیر اعظم کا اہم پیغام حاضرین کو سنانے کے بعد آپ نے حاضرین جلسہ سے خطاب کیا۔ آپ نے اٹیٹیوڈ السلام علیکم کہنے کے بعد فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور زندگی کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ باوجود شدید مصائب و مشکلات کے بالآخر حق ہی کامیاب ہوا۔ کتنا عظیم تھا یہ استقلال توحید الٰہی ایک زندہ حقیقت ہے ازل سے ایک ہی خدا ہے۔ اگر خدائے واحد کو دنیا نے چھوڑا ہے، تو پھر صرف تین خدا ہی کیوں بنائے؟ کیا وجہ ہے کہ چوتھا خدا بھی تجویز نہ کرلیا جائے؟ حقیقت یہ ہے کہ لوگ اندھیرے میں ہیں۔

زکوٰۃ اور دیگر مالی قربانیوں کے بارہ میں وزیر موصوف نے فرمایا۔ کہ ہمارا مال اور ہماری جان سب اللہ ہی کا ہے۔ سب عزیز اور وجاہتیں بھی اسی کے فضل کے نتیجہ میں ہیں۔ تو پھر قربانیوں سے پس و پیش کیوں؟ جتنا زیادہ اور جتنی جلدی قربانی کا مال دیا جائے۔ اتنا ہی بہتر ہو۔ صدر جلسہ صاحب نے فرمایا کہ عیسائی قوم اس وقت بھی بے تحاشا مالی قربانی کررہی ہے۔ لیکن ہم نے ان سے بھی یہ سبق نہ سیکھا۔

غانا میں اسلام کے دوبارہ احیاء کی تاریخ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دو آدمی ہیں جن کو میں اچھی طرح جانتا ہوں اور وہ دونوں اصحاب وفات پا چکے ہیں۔

تیس سال قبل زمانہ طالب علمی کی بات ہے، شمالی علاقہ کے سبھی بچے (اکثریت مسلمانوں کی تھی) ہر روز صبح سکول میں لارڈ کی دعا مانگا کرتے تھے۔ عیسائی مذہب کے ہی اساتذہ تھے۔ ان دنوں میں ایک استاد جناب ویرہ نام کے ہے مسلمان، اور قوت اسلام کے پیکر، جناب ویرہ مرحوم نے بہت تھک کام کیا۔ اور اسلام کو شمالی علاقہ میں خوب مضبوط کیا۔ اگر جناب ویرہ مرحوم جیسے دس آدمی ان کی نسبت ایک چوتھائی کام بھی کریں۔ تو اسلام تیزی سے پھیل جائے۔

دوسرے صاحب جن سے میں بہت متاثر ہوں۔ اور جو میرے اپنے ہی شہر وا سے تعلق رکھتے تھے الحاج صالح مرحوم تھے۔ میں خوب جانتا ہوں کہ نئی بات کو قبول کرنا اور پھر دوسروں سے منوانا کتنا مشکل کام ہے، لیکن جب الحاج صالح مرحوم نے احمدیت قبول کی تو مخالفتوں اور دشمنوں کے مقابلہ پر بڑی ہمت سے ڈٹ گئے۔ حتیٰ کہ ان کے مخالفین نے بھی حق کی فتح کو محسوس کیا۔ شمالی غانا کی تاریخ میں یہ حیرت انگیز کام تھا۔ جو الحاج صالح مرحوم نے انجام دیا۔ ہم سب کو ان سے سبق لینا چاہیئے۔"

یاد رہے کہ متذکرہ بالا دونوں اصحاب احمدیت و اسلام کے مخلص و خدمتگزار تھے اول الذکر کے صاحبزادہ الحاج ابو ویرہ بھی خدمات دینی بجا لارہے ہیں۔ گزشتہ سال تعلیم الاسلام سکول کماسی کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد کے موقعہ پر آپ نے ہی خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ اور موخر الذکر الحاج صالح مرحوم کی قربانیوں و خدمات دینی کی بدولت وا میں ایک فعال جماعت قائم ہے۔

اجلاس سوم

بروز جمعۃ المبارک بوقت ساڑھے آٹھ بجے صبح اجلاس سوم کی کارروائی شروع ہوئی جناب جے۔ اے۔ انوبل جو کہ سنٹرل ریجن غانا کے چیف ایگزیکٹو ہیں نے کیپ کوسٹ سے تشریف لاکر صدارت کے فرائض انجام دیئے

ترجمہ و تلاوت قرآن مجید کے بعد سالٹ پانڈ کے بچوں نے ایک عربی نظم پیش کی۔ بعدہ الحاج حسن العطاء جنرل سیکرٹری اشانٹی نے "اخبار ربوہ" کے عنوان سے تقریر کی۔ جناب الحاج حسن العطاء جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۶۹ء میں شرکت کے لئے خاص طور پر غانا سے پاکستان تشریف لے گئے تھے تقریر میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ سے ملاقات، ربوہ کا ماحول جلسہ سالانہ کی برکات، اور پھر ربوہ کے رہنے والوں کا حال بیان کیا۔ آخر میں بیعت خلافت کی اہمیت و برکات بیان کیں۔ — دوسری تقریر ہمسایہ ملک آئیوری کوسٹ کے نمائندہ جماعت احمدیہ جناب شیخ احمد کمکنے نے کی۔ جس میں سالٹ پانڈ میں پہنچنے آنے کا مقصد بیان کرنے کے بعد آئیوری کوسٹ میں احباب جماعت احمدیہ کی مساعی سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ جناب شیخ احمد کو خاص طور پر ۴۵ ویں سالانہ جلسہ غانا میں شرکت کے لئے بطور نمائندہ آبی جان سے تشریف لائے تھے۔ غانا میں احمدیہ جماعت کی ترقی اور کامیابی مشاہدہ کرنے کا بہت اچھا موقعہ تھا۔ ایک ہفتہ قیام کے بعد جناب شیخ احمد کو نے بہت اچھے تاثیرات لے کر واپس آبی جان تشریف لے جاچکے ہیں۔

مالی قربانی

نماز جمعہ سے قبل اجلاس سوم میں احباب جماعت کو مالی قربانیاں پیش کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ سب سے پہلے مالی قربانی پیش کرنے کی سعادت امیاگی الحاجی یعقوب بوابن کے حصہ میں آئی۔ قربانی کی ضرورت اور اہمیت پر مختصر تقریر کرنے کے بعد الحاج یعقوب نے ۲۱۰.۰۰ نے ادا کرکے قربانیوں کی ابتداء کی۔ قربانیاں پیش کرنے کا یہ سلسلہ اجلاس چہارم و پنجم میں بھی جاری رہا۔

سفارتی نمائندہ کی شرکت

ایک اسلامی ملک کے سفارت خانے کے سیکرٹری دوسرے روز کی کل کارروائی ۹ بجے سے لیکر شام تک ہمہ وقت سنتے رہے۔ اور گہری دلچسپی کا اظہار کرتے رہے۔

صاحبِ صدر کا خطاب

جناب انوبل صدر جلسہ نے اختتامی تقریر میں فرمایا کہ ایک لمبے عرصہ سے احمدیہ مشن ہمارے سنٹرل ریجن میں قائم ہے۔ پورے ملک میں جماعت احمدیہ نے تعلیمی اور مذہبی میدان میں خوب کام کیا ہے۔ احمدیہ سکولوں سے فارغ التحصیل احباب نے ملک کی تعمیر میں برابر حصہ لیا ہے۔ ہم ان کامیاب مساعی کے لئے جماعت کے ممنون ہیں۔ — آخر میں فرمایا کہ غانا میں آپ کی جماعت کا کام بہت قابل تعریف ہے۔ حکومت کو علم ہے کہ جماعت احمدیہ روحانی اقدار کی مضبوطی و ارتقاء کے لئے کام کر رہی ہے۔ خدا کرے کہ اسے مزید کامیابیاں نصیب ہوں۔

جملہ معزز مہمانان کے لئے تحفہ

ہمارے ۴۵ ویں جلسہ سالانہ میں شرکت کی یادگار کے طور پر نیز ازدیاد علم دین کے لئے اجلاس اول دوم و سوم میں تشریف لانے والے تینوں معزز مہمانان کے لئے جماعت کی طرف سے تحائف پیش کئے گئے۔ چنانچہ آنریبل ہاروان الیسیکو وزیر مواصلات آنریبل مبارک آدوم وزیر برائے پارلیمانی امور اور جناب جے۔ اے۔ انوبل ریجنل چیف ایگزیکٹو کی خدمت میں قرآن مجید، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ کتب حضرت المصلح الموعود پیش کی گئیں۔ تینوں معزز مہمانان

[illegible]

شذرات

شیخ خورشید احمد

آج سے ۴۰ برس قبل خلافت ثالثہ کی بشارت

اللہ تعالیٰ کس طرح خلافت حقہ کی تائید و نصرت فرماتا ہے۔ اور برسوں قبل اس کی بشارت مومنوں کو دے دیتا ہے۔ اس کی ایک مثال درج ذیل کی جاتی ہے۔

حال ہی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پرانے لٹریچر میں سے ایک کتاب "کوکب دری" نظر سے گزری۔ یہ کتاب ۱۹۳۰ء میں یعنی آج سے چالیس برس قبل اور خلافت ثالثہ کے قیام (۱۹۶۵ء) سے ۳۵ برس قبل سلسلہ احمدیہ کی تائید میں شائع ہوئی تھی۔ اس کے مصنف آغا محمد عبدالعزیز صاحب فاروقی احمدی ساکن بڈھانہ تحصیل گوجر خاں ضلع راولپنڈی ہیں فاضل مصنف نے اس کے شروع میں "استعارات فاروقی" کے زیر عنوان لکھا ہے۔

"ایک خواب ہے جسے کشف بھی کہوں تو کوئی مضائقہ نہیں.... میں اس مقدس آقا کا غلام ہوں جس کا روحانی باپ امتوں کا باپ نبیوں کا سردار اور صالحین کا باپ ہے۔ لہذا میرا کشف اس کے فیوضات میں سے ایک فیض ہے۔ جو مجھے اس کی غلامی میں دکھایا گیا۔"

اس کے بعد فاضل مصنف نے اپنی اس خواب یا کشف کی تفصیل بیان کی ہے جو کم و بیش چھ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کا ایک حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"آفتاب برج جوزا پر پہنچتے ہی ایک منارہ کی طرف لپکا جس کا طول ایک ہزار فٹ تھا۔ لیکن اب آفتاب ایک پرندہ کی شکل میں متشکل ہو گیا۔ اس کے چار پر تھے۔ پہلے پر کے اگلے حصہ پر "نور" لکھا ہوا تھا اور دوسرے پر کے اگلے حصہ پر محمود تیسرے پر کے عین وسط میں ناصر الدین اور چوتھے پر اہل بیت ان چاروں پروں کے زیر ایک زرد چادر اور ایک سرخ چادر تھی سرخ چادر زمین پر گر پڑی اور زرد چادر آفتاب میں سما گئی۔ تقریباً ۵ منٹ کے بعد آفتاب اس منارہ سے عین جنوب کی طرف غائب ہو گیا اور پھر سارے کشف میں نظر نہ آیا۔" (کوکب دری ص۵)

گویا اللہ تعالیٰ نے خلافت ثالثہ کے قیام سے ۳۵ برس قبل ۱۹۳۰ء میں یہ خبر دے دی۔ اور پھر اسے جماعت میں شائع بھی کروا دیا۔ کہ سیدنا حضرت محمود المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے بعد سیدنا حضرت ناصر دین (ایدہ اللہ تعالیٰ) خلافت کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہوں گے۔ اور جماعت کی قیادت فرمائیں گے۔ ذرا غور کیجئے! کیا یہ خلافت حقہ احمدیہ کی صداقت اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ایک کھلا نشان نہیں ہے؟

برطانیہ جانے کا رجحان

روزنامہ نوائے وقت لاہور میں ایک مضمون زیر عنوان "پاکستانی انگلستان کیوں جاتے ہیں" شائع ہوا ہے۔ اس میں پہلے یہ بتایا ہے کہ پاکستانی نوجوانوں میں

"برطانیہ جانے کا رجحان ایک جنون کی صورت اختیار کر گیا ہے یہ ہجرت اتنے وسیع پیمانے پر ہونے لگی کہ خیال ہونے لگا تھا کہ کہیں سارے پاکستانی ہی باہر نہ چلے جائیں۔"

انگلستان جانے کے اس بڑھتے ہوئے رجحان کی نشاندہی کرنے کے بعد مضمون نگار لکھتا ہے:

"انگلستان ایک پہاڑی ملک ہے جہاں سال کا اکثر حصہ یخ بستہ ہوائیں چلتی ہیں۔ برف باری ہوتی ہے موسم اکثر خراب رہتا ہے۔ گہری دھند چھائی رہتی ہے، بارشیں ہوتی ہیں۔ آسمان ابر آلود رہتا ہے۔ نہ تو چاند کی مدھم چاندنی اور نہ سورج کی زندگی بخش حرارت۔ اس کے علاوہ کسب معاش کے لئے بڑی سخت محنت اور مشقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ پونڈ وہاں پر درختوں پر نہیں لگتے۔ بلکہ خون پسینہ ایک کر کے کمائے جاتے ہیں۔ فراغت نام کی چیز وہاں کی زندگی میں نہیں ایک مسلسل دوڑ، مستقل حرکت کا عالم اور شب و روز کام ہی کام۔ پھر کہیں جا کر پونڈ کمائے جاتے ہیں۔"

مندرجہ بالا حالات بتانے کے بعد مضمون نگار نے یہ اہم سوال اٹھایا ہے کہ

"ایسے سخت حالات میں پھر لوگ وہاں سے واپس اپنے ملک میں کیوں آنا نہیں چاہتے؟.... آخر یہ کیا طلسم ہے کیا اسرار ہے وہاں کی زندگی کیوں اتنی پرکشش ہے۔ لوگ وہاں سے کیوں اتنا مرعوب ہوتے ہیں۔ کیوں وہاں سے آنا نہیں چاہتے۔ اگر آ جائیں تو وہاں پھر سے واپس جانے کی آرزو کیوں ہر وقت ان کے سینوں میں تڑپتی رہتی ہے۔"

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے مضمون نگار نے پہلے پاکستان کے موجودہ حالات کا ذکر کیا ہے، اور پھر انگلستان کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ

"میں یہ نہیں کہتا کہ وہاں سب کچھ معیاری اور مثالی ہے۔ مگر اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ وہ ہمارے مقابلہ میں ایک بہتر معاشرہ ہے.... اہل برطانیہ نے اپنے یقین محکم تنظیم اور عمل پیہم سے ایک ایسی ریاست کو جنم دیا ہے.... اپنی حسن قابلیت سے نظم و نسق کا ایک ایسا ڈھانچہ تیار کر لیا ہے کہ وہاں کے لوگوں کے لئے زندگی کے مسائل پریشانیاں غم و آلام مصائب اگر بالکل ختم ہو کے نہیں رہ گئے تو قدم قدم پر سایہ فگن بھی نہیں ہیں۔ یہ مسائل انہوں نے قومی سطح پر حل کئے ہیں۔ فلاحی مملکت میں انسان کی تمام تر ضروریات حکومت مہیا کرنے کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ اور فرد کی ذاتی پریشانیوں مثلاً بھوک۔ افلاس۔ کپڑا۔ رہائش۔ علاج تعلیم روزگار سے نجات دلاتی ہے اور اسے ہر وہ تحفظ عطا کرتی ہے جس کی اسے آبرومندانہ زندگی بسر کرنے کے لئے ضرورت ہے.... شائد ہی وہاں رات کو کوئی شخص بھوکا سوتا ہو۔ اگر آپ کام کرنے کے قابل ہیں تو حکومت آپ کے لئے روزگار مہیا کرے گی.... اگر آپ کسی وجہ سے بے کار ہیں یا معذور ہو گئے ہیں۔ تو آپ کو ہفتہ وار الاؤنس ملے گا جس سے آپ باعزت طور پر زندگی کے ایام گزار سکتے ہیں۔ .... کتنا بڑا تحفظ ہے جو وہاں کی حکومت اپنے عوام کو دیتی ہے۔"

(نوائے وقت ۱۱ فروری ۱۹۷۰ء)

انگلستان کا مغربی تمدن اپنے اندر بلاشبہ بہت سی مذہبی، روحانی اخلاقی اور معاشرتی برائیاں اور گمراہیاں بھی رکھتا ہے جو انہیں تباہی کی طرف دھکیل رہی ہیں۔ اور اس کا انہیں خود بھی اب احساس ہوتا جا رہا ہے لیکن اس حقیقت سے بھی انکار ممکن نہیں ہے کہ جہاں تک مادی آرام و آسائش کا تعلق ہے۔ برطانیہ نے جو اپنے باشندوں کو بہت سی سہولتیں بہم پہنچائی ہیں جو دراصل ایک اسلامی مملکت میں مہیا ہونی چاہئیں تھیں۔ کیونکہ اسلام دنیا کا وہ پہلا مذہب ہے جس نے یہ سہولتیں بہتر سے بہتر رنگ میں بہم پہنچانے کے لئے مکمل اور تفصیلی ہدایات دی ہیں۔ اسلامی نظریہ یہ ہے کہ ایک انسان کو اپنی روحانی، اخلاقی مادی اور معاشرتی ترقی کے لئے کم سے کم نہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ جن چیزوں کی احتیاج ہے وہ اسے حاصل ہونی چاہئیں۔

اسلام کے لئے اس زمانہ کا سب سے بڑا المیہ یہی ہے کہ کروڑوں کی تعداد میں مسلمانوں کی اور ان کی آزاد حکومتوں کی موجودگی کے باوجود آج یہ توفیق میسر نہیں ہے۔ کہ دنیا کے پردے پر کسی ایک جگہ ہی وہ اسلام کو اس کی حقیقی شکل میں نافذ کر کے دکھا سکیں۔ اور اس سے بڑھ کر مقام تاسف یہ ہے کہ جن اصولوں پر مسلمانوں اور ان کی حکومتوں کو عمل کرنا چاہئے تھا۔ ان پر آج اغیار عمل کر کے ان کے فوائد سے متمتع ہو رہے ہیں۔

درحقیقت یہی وہ چیز ہے جو آج دنیا میں اسلام کی ترقی اور اشاعت میں سب سے بڑی روک ہے، اس روک کو دور کرنا وقت کا سب سے اہم تقاضا ہے۔ جسے آج جماعت احمدیہ نے پورا کر دکھانا ہے انشاء اللہ العزیز

بنی اسرائیل اور کشمیر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے یہ انکشاف فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کا ایک حصہ کشمیر میں آباد ہوا۔ انہی بنی اسرائیل کی راہ نمائی کے لئے حضرت مسیح علیہ السلام نے کشمیر کا سفر اختیار کیا۔ اور وہیں انہوں نے وفات پائی۔ شروع شروع میں حضور کے اس نظریہ کو بے بنیاد قرار دیا گیا۔ کہ کشمیری بنی اسرائیل سے تعلق رکھتے ہیں لیکن اب یہ حالت ہے کہ قریباً تمام مورخ اور محققین یہ تسلیم کرنے لگے ہیں کہ کشمیری واقعی بنی اسرائیل کی نسل سے ہیں۔ اس سلسلہ میں چند ایک حوالے ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) "کشمیری زبان سریانی اور عبرانی سے نکلی ہے کہا جاتا ہے کہ قدیم زمانہ میں اس ملک میں یہودی قوم آباد ہوئی اس کی زبان عبرانی تھی وہی بگڑ کر کشمیری زبان کی شکل اختیار کر گئی۔ چنانچہ موجودہ کشمیری زبان کے بہت سے الفاظ عبرانی سے ملتے ہیں۔" (کشمیری زبان اور شاعری حصہ اول شائع کردہ کلچرل اکیڈیمی جموں و کشمیر)

(۲) "کشمیر کو حضرت سلیمان نے آباد کیا انکی زبان عبرانی تھی اسلئے یہ قوی قیاس ہے کہ کشمیر کی ابتدائی زبان عبرانی تھی۔" (نگارستان کشمیر ص۹ مصنفہ ناظم سیوہاروی)

(۳) "کشمیری سریانی اور عبرانی سے تیار ہوئی ایک یہودی قوم ترکستان سے آکر بسی۔ ان کی زبان عبرانی تھی جو بگڑ کر کشمیری ہو گئی۔"

(ہمایوں سالگرہ نمبر ۱۹۴۲ء)

سکھ مذہب میں خدا تعالیٰ کے جبّار اور قہّار ہونے کا تصوّر

★ از مکرم عباداللہ صاحب گیانی ★

(قسط نمبر ۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک خاص لمبی تحقیق کے بعد گورو نانک جی کے تصور الٰہی سے متعلق یہ بیان فرمایا کہ :-

"درحقیقت باوا صاحب جس
خدا تعالیٰ کی طرف اپنے اشعار
میں لوگوں کو کھینچنا چاہتے ہیں
اس ایک خدا کا نہ ویدوں میں کچھ
پتہ چلتا ہے اور نہ عیسائیوں
کی انجیل محرف مخرب میں۔
بلکہ وہ کامل اور پاک خدا تعالیٰ
قرآن شریف کی مقدس آیات
میں جلوہ نما ہے۔

(ست بچن ص۴۸)

الغرض اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ گورو نانک جی نے اپنے مقدس کلام میں جو تصور الٰہی پیش کیا ہے۔ وہ اسلام کا ہی گورمکھی چربہ ہے۔ اس میں ذات باری تعالیٰ کی وہی صفات تسلیم کی گئی ہیں جنہیں اسلام نے پیش کیا ہے۔ چنانچہ ذیل میں ہم خدا تعالیٰ کی ان صفات کا ذکر کئے دیتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کے جبّار اور قہّار ہونے کی وضاحت ہوتی ہے

۱۔ بکرال

گورو نانک جی نے اپنے کلام میں خدا تعالیٰ کا ایک صفاتی نام "بکرال" بیان کیا ہے چنانچہ ان کا ارشاد ہے کہ :-

"جیتا بکٹ بکرال سروپی
روپ نہ وبھیا کاہی ہے"

(مارو محلہ ۱ ص۱۰۲۱)

ایک سکھ ودوان نے سری گورو جی کے اس ارشاد کے یہ معنے بیان کئے ہیں کہ :-

"توں لمیاں جٹاں والا بھیانک
دی ہیں، رتے سوہنا وی ہیں
اصل وچ تیرا کوئی روپ وکھا
نہیں ہے"۔

(گورو نانک درشن ص۴۵۳
و شبد ارتھ گورو گرنتھ صاحب ص۱۰۲۱)

گورو گرنتھ صاحب میں اس بارے میں یہ بھی مرقوم ہے کہ

لٹ چھٹی ورتے بکرال
کوٹ کلا کھیلے گوپال

(پھیرون کبیر ص۱۱۶۳)

گورو گرنتھ صاحب کے ان دونوں اقوال میں خدا تعالیٰ کا ایک صفاتی نام "بکرال" بیان کیا گیا ہے اور لغات میں بکرال کے معنے۔ خوفناک۔ ہیبتناک اور بھیانک مذکور ہیں (ملاحظہ ہو بانی پرکاش ص۶۵۷ جلد ۲ مہان کوش ص۲۵۸۸ و شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ۱۰۲۱)

گورو گوبند سنگھ جی کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے بعض کام بھی بھیانک اور خوفناک ہیں گورو جی نے اس کے اظہار کے لئے "کرور کرم" اور "ڈھیٹھ کرم" کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ :-

نموہت نارائنے کرور کرمے

(دسم گرنتھ ص۳)

ایک سکھ ودوان گیانی شیر سنگھ جی نے گورو گوبند سنگھ جی کے اس قول کے یہ معنے بیان کئے ہیں کہ :-

"نت رہن والے نارائن
اتے کرور (بھیانک) کماں دے
کرن والے تینوں نمسکار ہے"

(نت نیم سٹیک ص۳۴۳)

ایک اور مقام پر گورو صاحب موصوف نے یہ بیان کیا ہے کہ :-

اڈیٹھ دھرم ات ڈھیٹھ کرم

(دسم گرنتھ ص۸)

یعنی !-

تیرا سبحاؤ وسدا نہیں۔ تیرے کرم اتی ڈھیٹھ بجاد بھیانک ڈاہڈے تے امیٹ ہن"۔

(نت نیم سٹیک ص۳۵۱)

مشہور سکھ ودوان گیانی شیر سنگھ جی نے اللہ تعالیٰ کے بھیانک اور خوفناک کاموں کی تشریح میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

"بھیانک۔ جس پدارتھ دا تیج
بہت ہووے اوہ بھی بھیانک
ہوندا ہے۔ جس طرح بجلی۔ سو
ایشور دے کرم پورن تیج نال
سمبندھ رکھدے ہن۔ ایشور
ادس وچ جمال تے جلال دونوں
ہن۔ جمال شانتی بھری سندرتائی
نوں آکھی دا ہے۔ جیسا کہ چند
جلال تیج بھری سندرتائی نوں
کہی دا ہے جیسا کہ سورج"

(نت نیم سٹیک ص۳۰۳)

گیانی شیر سنگھ جی نے اللہ تعالیٰ کے بھیانک اور خوفناک کاموں کی جو تشریح کی ہے وہ حقیقت پر مبنی ہے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ میں جمال اور جلال دونوں صفات حسنہ کو تسلیم کر کے ہمارے اس خیال کی تائید کر دی ہے کہ سکھ مذہب میں جہاں اللہ تعالیٰ کو رحیم و کریم تسلیم کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ وہ اپنے نیکوکار اور صداقت شعار بندوں سے رحم کا سلوک کیا کرتا ہے۔ وہاں اسے جبّار اور قہّار بھی مانا گیا ہے۔ یعنی وہ بدکرداروں اور سچائی کے دشمنوں کو ہلاک بھی کیا کرتا ہے کیونکہ وہ صاحب جمال اور صاحب جلال ہے

گورو گوبند سنگھ جی نے خود ہی اللہ تعالیٰ کو صاحب جلال اور جمال تسلیم کیا ہے جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ :-

کریم الکمال ہیں
کہ حسن الجمال ہیں

(دسم گرنتھ ص۸)

نیز :-

کریم الکمال ہیں
کہ جرأت جمال ہیں

(دسم گرنتھ ص۸)

گورو جی نے اس تعلق میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ :-

کہ صاحب دیار است و اعظم عظیم
کہ حسن الجمال است و رزاق رحیم

(دسم گرنتھ ص۱۲۷۲)

گورو گوبند سنگھ جی نے اپنے ان مندرجہ بالا اقوال میں اللہ تعالیٰ کے حسن و جمال کو تسلیم کیا ہے اور اس کی شان جمالی بیان کی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی شان جلالی سے متعلق گورو صاحب موصوف کا یہ ارشاد ہے کہ :-

نمو تیج تیجے

(دسم گرنتھ ص۹)

یعنی اے تیجوں کے تیج (جلالوں کے جلال) تجھے نمسکار ہے۔ گورو جی نے اللہ تعالیٰ کی شان جلالی کے اظہار کے لئے تیج کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اور لغات میں جلال کے معنے تیج ہی بیان کئے ہیں۔ ملاحظہ ہو مہان کوش ص۱۵۳۲

الغرض سکھ مذہب میں اللہ تعالیٰ کی شان جمالی اور شان جلالی دونوں ہی تسلیم کی گئی ہیں۔ اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ شان جمالی کا تعلق اس کی صفات رحمانیت اور رحیمیت سے ہے اور جلالی شان اس کی جبّاریت اور قہّاریت سے تعلق رکھتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی ۔۔۔

۔۔۔ وہ تجلیاں جو اس کی جلالی شان سے ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ بہت خوفناک اور ہیبتناک ہوتی ہیں۔ ان کے لئے "ڈھیٹھ کرم" اور "کرور کرم" کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں اور سکھ ودوانوں نے ڈھیٹھ کرم کے معنے ہیبتناک اور خوفناک اعمال کے کئے ہیں۔ اور مہان کوش میں کرور کرم سے متعلق یہ مرقوم ہے کہ

دیا رہت کرم کرنے والا

(مہان کوش ص۱۰۷۶)

ایک اور سکھ ودوان پنڈت نارائن سنگھ گیانی نے "کرور کرم" کے معنے کرتے ہوئے یہ بیان کیا ہے کہ :-

" اوہ کرم کرنے والا جس نال دوسریاں نوں کشٹ پہنچے"

(دسم گرنتھ سٹیک ص۱۵)

الغرض سکھ دھرم کی مقدس تعلیم کے مطابق اللہ تعالیٰ نے خود ہی "بکرال" یعنی ہیبت ناک اور خوفناک نہیں ہے بلکہ اس کی اس صفت کے ماتحت ظہور پذیر ہونے والی تجلیاں بھی ہیبتناک اور خوفناک ہوتی ہیں جو بدکرداروں اور سچائی کے دشمنوں کو نیست و نابود کر دیتی ہیں اور ان کا نام و نشان مٹا دیتی ہیں۔

الغرض گورو نانک جی کے نزدیک اللہ تعالیٰ جہاں اپنے نیک بندوں کے لئے رحیم و کریم ہے۔ وہاں نافرمان۔ بدکردار اور سچائی کے دشمنوں کے لئے خوفناک اور ہیبت ناک بھی ہے۔ مذاہب عالم کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جب سے یہ دنیا وجود میں آئی ہے اللہ تعالیٰ ضرورت کے وقت اپنا ہیبتناک چہرہ بھی دکھاتا رہا ہے۔ اور حق کے دشمنوں کو نیست و نابود کرتا رہا ہے۔ خواہ وہ راون کی تباہی اور سری رام چندر جی کی کامیابی کی شکل میں تھا۔ خواہ کنس کی بربادی اور سری کرشن جی کی فتح کی صورت میں تھا۔ اور خواہ وہ کفار مکہ کی ہلاکت اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی کامرانی میں تھا۔ گورو نانک جی مہاراج نے اسی سنت اللہ اور عادت اللہ کے پیش نظر یہ بیان کیا ہے کہ :-

دیت سنگھار۔ سنت نستارے

(گوڑی محلہ ۱ ص۲۲۴)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ بدکردار لوگوں کو نیست و نابود کرتا ہے اور صداقت شعار لوگوں کو کامیابیاں اور کامرانیاں عطا کیا کرتا ہے۔

پس اسلام کا زندہ اور قادر مطلق خدا اب بھی سچائی کے دشمنوں کو اپنا ہیبت ناک چہرہ دکھانے پر قادر ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں ۔۔۔۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے ڈرتا نہیں وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ" (حقیقۃ الوحی ص۲۶۹)

(باقی)

نمبر ۱۲

اشتہار مشعر حکم حاضری مدعا علیہ۔

زیر آرڈر ۵۔ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب میاں غلام احمد پی سی ایس ایڈیشنل سول جج کوئٹہ

نمبر مقدمہ ۹۷ بابت ۱۹۶۹ء

میسرز ریم رضا خان اینڈ کمپنی بذریعہ مینجنگ پارٹنر حاجی آغا سید حسین کوئٹہ

بنام ۔ مسٹر عبداللطیف ٹھیکیدار محلہ ربوہ جھنگ مدعا علیہ

بنام مسٹر عبداللطیف ٹھیکیدار دعویٰ دلاپانے ۳۰۸۱/۰۰ روپے

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہ مسمی مسٹر عبداللطیف ٹھیکیدار سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اسلئے اشتہار ہذا بنام مسٹر عبداللطیف مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مذکور بتاریخ ۲۵ ماہ مارچ ۱۹۷۰ء کو بمقام کوئٹہ حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آ ئے گی۔

آج بتاریخ ۹ ماہ مارچ ۱۹۷۰ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

اعلان دارالقضاء

مسماۃ صغریٰ بیگم صاحبہ ساکن احمد نگر متصل ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم قریشی محمد نذیر صاحب فاضل ریٹائرڈ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ بتاریخ ۲۱/۲ وفات پاگئے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی کھاتہ ۳۱/۱۳۲۹ میں مبلغ ۴۲۸ روپے ۴۲ پیسے جمع ہیں۔ یہ رقم مجھے ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارث ہیں۔ انکو یہ رقم مجھے ادا ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) محمد رشید قریشی (۲) محمد حمید قریشی (۳) محمد رفیق قریشی (۴) محمد سلیم صدیقی قریشی (۵) محمد حنیف قریشی پسران (۶) عزیزہ قریشی دختر قریشی محمد نذیر صاحب فاضل مرحوم ۔ اسی طرح مرحوم کے نام ایک کنال زمین قطعہ نمبر ۳ محلہ باب الابواب ربوہ میں الاٹ ہے۔ یہ زمین مرحوم کے مذکورہ بالا ورثاء کے نام بحصص شرعیہ منتقل کرنیکا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے (ناظم دارالقضاء ربوہ)

مکمل تفسیر القرآن انگریزی

ایک جلد میں ——— ۱۴۶۱ صفحات

عمدہ باریک کاغذ۔ رعایتی قیمت ۔۔ ۳۰ روپے

کرنافلی کاغذ رعایتی قیمت ۔۔ ۱۶ روپے

کرنافلی کاغذ۔ طلباء کے لئے خاص رعایت ۔۔ ۱۲ روپے

ملنے کا پتہ:- اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

اعلان

احباب کی سہولت کے لئے ربوہ میں جائداد کی خرید فروخت نیز درست دوکانات و مکانات رہن رکھنے یا کرایہ دینے یا حاصل کرنے کے لئے فریقین کی اعانت اور سہولت کے مدنظر ایم احمد پراپرٹی ڈیلر کو نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ سے کاروبار کی باقاعدہ اجازت ہے۔ احباب حسب منشاء استفادہ کریں۔ (منیجر ایم احمد پراپرٹی ڈیلر رحمت بازار۔ ربوہ)

ضرورت ہے

مجھے اپنے رقبہ واقع موضع سانگرہ نزد ربوہ کے لئے ایک تجربہ کار دیانتدار اور محنتی منشی کی ضرورت ہے۔ خواہش مند حضرات اپنے سند کارکردگی و تصدیق امیر جماعت مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں۔ (غلام احمد خان دارالفتوح فیکٹری ایریا ربوہ)

ترسیل زر اور اشتہارات کے متعلق

منیجر

روزنامہ الفضل ربوہ

سے

خط و کتابت کیا کریں۔

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲۸ رتبلیغ ۱۳۴۹ ہش (مطابق ۲۸ رفروری ۱۹۷۰ء) کو برادرم حمید احمد صاحب ایڈووکیٹ دیپالپور ولد ملک صدیق احمد صاحب مرحوم اور عزیزہ شاکرہ بیگم بنت چوہدری نور محمد صاحب اسٹیشن ماسٹر کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ بارات دیپالپور سے ساہیوال پہنچی۔ رخصتانہ سے قبل تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم ملک حبیب الرحمن صاحب صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے اپنے مختصر خطاب میں قرآن کریم کی روشنی میں خوشگوار سماجی زندگی کے پہلو بیان فرمائے اور مربی سلسلہ مقیم ساہیوال نے دعا کروائی۔

اگلے دن دیپالپور میں دعوت ولیمہ ہوئی۔ جس میں احمدی اور غیر از جماعت دوستوں نے شمولیت کی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی اور دنیاوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(ملک محمد احمد ولد ملک صدیق احمد مرحوم دیپالپور)

حج بیت اللہ سے مراجعت

ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب راولپنڈی سے مطلع فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ حج بیت اللہ سے مشرف ہو کر ۲ رامان ۱۳۴۹ (۲/۳) کو واپس پہنچ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ شرف ان کے لئے مبارک کرے۔ آمین

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

جے ایف کمبائن ہارویسٹر -JF-

ایم۔ ایس ۷۰/۱۵۰ (ٹریکٹر کے پہلو میں لگنے والا)

۱۹۶۸ء اور ۱۹۶۹ء میں فصلوں کی کٹائی کے موقعہ پر جے ایف کمبائن کی عمدہ کارکردگی پاکستان میں ہر طرح ثابت ہو چکی ہے۔ سب سے کم قیمت والے جے ایف کمبائن ہارویسٹر، گندم، چاول اور دوسری کئی اناجی فصلوں کی کٹائی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ پاور ٹیک آف والے تمام معروف ٹریکٹروں کے ساتھ استعمال ہونے والے جے ایف کمبائن خودکار کمبائن کی طرح کام کرتے ہیں اور بغرض کٹائی کرتے ہوئے بھاری سے بھاری میکسی پاک فصل کو بھی تیزی سے کاٹ سکتے ہیں

پاکستان زرعی ترقیاتی بینک کے ذریعے اپنے آرڈر کی بکنگ اور ٹریننگ پروگرام میں شمولیت کیلئے ہم سے یا ہمارے کسی قریبی ڈیلر سے رابطہ قائم کیجئے۔

فوری دستیابی:- گندم کی موجودہ فصل کی کٹائی کے لئے بروقت دستیاب ہونگے۔

آپریٹر ٹریننگ:- اپنے علاقے میں ہونے والے ٹریننگ کورس کی تفصیلات کے لئے ہمیں لکھئے۔

سروس اور فاضل پرزے:- بے مثال سروس اور فاضل پرزوں کی سہولتیں موجود ہیں۔

خاص اعلان:- گندم کی کٹائی کے دوران کھیتوں میں ٹریننگ، مظاہرے اور سروس کا خاص انتظام ہے۔

اپنے آرڈر فوراً بک کروائیے
پہلے آئیے۔ پہلے لے جائیے

مغربی پاکستان کے تمام شہروں میں ڈیلر موجود ہیں

شاہنواز لمیٹڈ

سندھ دفاتر کراچی ۔ فون: ۲۲۳۰۲۱-۵ ۔ لاہور ۔ راولپنڈی ۔ پشاور

ہمدرد نسواں (رجسٹرڈ اٹھرا) ۔ ہر اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں ۔ وکیلر گورنمنٹ پنشنر ۲۰ روپے

تبخیر معدہ پریشانی خوف وہم کی کامیاب علاج گاہ ۔ ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون نمبر ۳۷/ گول کچہری بازار لائل پور

ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں ایک دوست کے تاثرات

مکرم نذیر احمد صاحب خادم قائد مجلس خدام الاحمدیہ گھٹیالیاں اپنے خط میں تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت اقدس سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت تمام جماعت ہائے احمدیہ میں یکم تا ۷ مارچ کے ایام کو بطور ہفتہ قرآن کریم منانے کی جس تحریک کا الفضل میں اعلان شائع ہوا۔ جماعت گیر سطح پر بحیثیت مجموعی اس کی انشاء اللہ بڑی وسیع اور شاندار برکات ظاہر ہوں گی اور اس کے نتیجہ میں یقیناً جماعت پر بڑے بڑے افضال نازل ہوں گے کیونکہ ان ایام میں جب کہ عام لوگ دنیوی اقتدار اور ذاتی وجاہتوں کی دوڑ میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ جماعت کو قرآن عظیم کی عظمت وشان کو بلند کرنے اور اس کے علوم وانوار کے انتشار کی طرف متوجہ کر رہے ہیں تاکہ اسلام واحمدیت کے قیام کا مقصد حقیقی رنگ میں پورا ہو۔ عاجز کے نزدیک جماعت احمدیہ کے افراد اپنی خوش نصیبی پر جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں خلافت کی نعمت عظمیٰ کی قدر کرنے اور اس سے ہمیشہ وابستہ رہ کر اللہ تعالےٰ کی رضا اور اس کے افضال وعنایات کے جلووں کو بکثرت دیکھنے کی سعادت بھی عطا فرماتا رہے آمین۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ الودود کی اس مبارک تحریک کے نتیجہ میں قرآن حکیم سے متعلق تقاریر کی تیاری کرنے اور حضور کے خطبات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی تفسیر وکتب اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات وفرمودات کو پڑھنے کا جو موقع ملا ہے اور جس طرح اللہ تعالےٰ نے عاجز کے دل میں قرآن کریم کی عظمت وشان اور انوار کو پیدا کیا ہے اور اس عظیم واکمل۔ زندہ جاوید وبے نظیر خدا کا چہرہ دکھانے والی خدا سے ملانے والی اور ہر زمانہ میں انسانی فطرت کی ہر ضرورت کو پورا کرنے والی اور شیریں ثمرات وبرکات سے متمتع کرنے والی اس کتاب سے جس کا نازل کرنے والا رب العالمین ہے جو انسان عظیم ومقدس رسول پر نازل ہوئی ہے جو رحمۃ للعالمین ہے اور جو خود نہ صرف ھدًی للمتقین ہے بلکہ ھدًی للناس۔ بیان للناس اور ذکرٌ للعالمین بھی ہے۔ عاجز کو اس قدر شدید اور والہانہ محبت پیدا ہوئی ہے کہ اس کا عشر عشیر بھی اس سے قبل میسر نہ تھا اور اب تو اس عالمگیر واکمل ترین دستور الحیات اور زندگی بخش ضابطہ حیات سے متعلق دل کی گہرائیوں سے علی وجہ البصیرت یہ آرزو اور آواز پھوٹتی ہے کہ ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے

خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو
یہاں قدرت وہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

جیپ کار برائے فروخت

تحریک جدید کی ایک جیپ کار جو عمدہ چالو حالت میں ہے اور جس کے کاغذات بھی مکمل ہیں قابل فروخت ہے۔ دفتری اوقات میں اس کا معائنہ کیا جا سکتا ہے

خواہشمند احباب اپنی پیشکش سے حسب ذیل پتہ پر مطلع فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

انصار اللہ اپنے جانشین بنائیں

انسانی فطرت میں یہ بات داخل ہے کہ وہ اپنی جائداد کا وارث اور اپنا جانشین دیکھنا چاہتا ہے۔ مومنوں کا اصل ورثہ وہ آسمانی امانت ہے جسے ایمان اور عمل صالح کہتے ہیں۔

پس ضروری ہے کہ ہر مومن بالخصوص مجلس انصار اللہ کے اراکین اس امر کا اہتمام کریں کہ ان کے بہترین جانشین ہوں یہ اہتمام دو طور سے ہونا لازمی ہے اوّل اس طرح کہ اولاد کی صحیح تربیت کی جائے دوم اس طرح کہ پیغام حق پہنچا کر دوسرے لوگوں کو بھی سچے اور فعال مسلمان بنایا جائے۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ ہر وقت ہر دو طریق کو اختیار فرمائیں

(قائد اصلاح وارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کا ایک اہم کام

قائدین مجالس خصوصی توجہ فرمائیں

ہر مجلس کے لئے ضروری ہے کہ اپنی کارگذاری کی رپورٹ آئندہ ماہ کی پندرہ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دے۔ لیکن بہت کم مجالس نے اس اہم کام کی طرف توجہ دی ہے۔ ایسی مجالس جنہوں نے ابھی تک ماہ فروری کی رپورٹ نہیں بھجوائی جلد از جلد بھجوا دیں۔

نیز جن مجالس نے اس سہ ماہی کی رپورٹیں مرکز میں نہیں بھجوائیں وہ جلد از جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

گذشتہ تین ماہ کی رپورٹیں ایک فارم پر ہی بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلے

ربوہ — طلباء جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلے ۲۴۔ ۲۵ اور ۲۶ مارچ بروز منگل۔ بدھ اور جمعرات علی الترتیب اردو۔ انگریزی اور عربی میں منعقد ہو رہے ہیں۔ یہ مقابلے روزانہ ساڑھے چار بجے شام شروع ہوا کریں گے۔

احباب سے گزارش ہے کہ وہ تشریف لا کر طلباء کی حوصلہ افزائی فرمائیں

(الامین للجمعیۃ العلمیۃ بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ)

الفضل ربوہ کے خریداران کی خدمت میں ضروری گزارش

کچھ عرصہ سے ڈاک خانہ والوں کی ہدایت پر الفضل کے پرچے خریداران حضرات کو ٹاؤن بنڈلوں کے ذریعہ بھجوائے جا رہے ہیں اور ٹکٹ بنڈلوں پر لگائے جاتے ہیں اخبار پر نہیں۔

دفتر ہذا کے پاس ایسے پرچے آتے ہیں جو بیرنگ کر دیئے گئے ہیں اس سلسلہ میں ضروری کوائف اکٹھے کئے جا رہے ہیں تاکہ اس بارہ میں مناسب کارروائی کی جائے جن جن احباب کو بیرنگ پرچے ملے ہوں وہ دفتر ہذا کو اس کی اطلاع دے کر ممنون فرمائیں

(مینجر الفضل ربوہ)

اعلان تعطیل

۲۳ مارچ ۱۹۷۰ء کو یوم پاکستان کے موقع پر دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی۔ اس لئے ۲۴ مارچ کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں

(مینجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴